ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۷) — مطبوعہ ۱۹ نومبر ۱۸۹۷ء بروز جمعہ — جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

سچی توبہ میں کونسی باتیں شامل ہیں

اول گناہوں کیلئے سچا غم کیونکہ گناہ خدا کی ذات کی برخلاف ہی وہ غم جو خدا کے لئے ہی ایسی توبہ پیدا کرتا ہی جس سے نجات ہوتی ہی اور اُس سے کچھ پچھتاوا نہیں ہوتا پر دنیا کا غم موت پیدا کرتا ہی یا یہہ نرم غم نہیں ہی جو کبھی بھی گنہگار کو اپنے گناہ کے نتیجے یا گناہ کے بھید کے کھل جانے یا حسب دلخواہ مطلب کے نہ بر آنے کے باعث ہوتا ہی بلکہ یہہ وہ غم ہی جو اس سبب سے پیدا ہوتا ہی کہ ہر ایک بُرا خیال جو میں نے دل میں پالا ہی یا ہر ایک بُرا لفظ جو میری زبان سے نکلا ہی یا ہر ایک کام جو میں نے خیال اور فعل سے کیا ہی نہ صرف یہہ کہ میں نے اپنی روح کو بگاڑ لیا ہی اور اپنے ہمجنسوں کا کم و بیش نقصان کیا ہی بلکہ سب سے بڑھکر میں نے خدا کی پاک شریعت کو توڑا ہی اور اس طرح سے خدا کو ناراض کر لیا ہی۔ ایسا غم دل کی تہ تک پہنچتا ہی۔ یہہ وہ غم نہیں ہی کہ جو آسانی سے مٹ جائے۔ جوں جوں گنہگار اپنے گناہوں اور خدا کی پاک ذات پر سوچتا ہی توں توں اُس کا دل زیادہ سے زیادہ غم سے بھرتا جاتا ہی۔ جب کبھی انسان اس طرح سے جاگ اُٹھتا اور اُس میں یہہ الٰہی غم پیدا ہو جاتا ہی تو اُس کو کسی دنیاوی خوشی سے تسلی نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی دنیاوی چیز اُس کے دل کو سیر کر سکتی ہی۔

دوئم تمام گناہوں سے پھرنا۔ یہہ سچے غم کا نتیجہ ہی اگر گناہ کے لئے غم سے یہہ نتیجہ پیدا نہ ہو کہ گنہگار ہر قسم کے گناہ سے پھر جاوے تو اُس کے دل میں سچا غم پیدا ہی نہیں ہوا۔ اگر وہ غم اس لئے پیدا ہوا ہی کہ گنہگار نے گناہ کر کے اپنی قیمتی روح کا ستیاناس کیا ہی اور اپنے ہمجنسوں کو نقصان پہنچایا ہی اور سب سے بڑھکر خدا کو جس نے باوجود اس کے کہ انسان نے اُسکی پاک شریعت کو عدول کیا سخت ناراض کیا ہی تو پھر ممکن نہیں کہ انسان گو پھر اُنہیں کاموں میں لگا رہنا چاہئے۔

سیوم توبہ کے لائق پھلوں کا پیدا ہونا۔ اگر توبہ میں پھل نہ ہوں تو وہ توبہ ہی نہیں ہی۔ پھلوں میں سے جو سچی توبہ سے پیدا ہونے ضرور ہیں چند یہہ ہیں۔

(۱) گناہ کا اقرار۔ گناہ کے اقرار سے ہمارے دل کی مغروری ٹوٹتی ہی گناہ کا اقرار ہم کو خدا اور انسان کی نگاہ میں عاجز اور فروتن بناتا ہی اگر ہم صدق دل سے فروتنی کے ساتھ اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو اُسکا اور دل پر نیک اثر ہوتا ہی۔ جبکہ گناہ عام جماعت کے برخلاف کیا گیا ہی تو ضروری ہی کہ عام کے سامنے اُسکا اقرار کیا جاوے۔ جبکہ گناہ کسی شخص کے برخلاف کیا گیا ہی تو مناسب ہی کہ اُس شخص کے سامنے اُسکا اقرار کیا جاوے لیکن ہر صورت میں ضروری ہی کہ خدا کے سامنے گناہ کا اقرار کیا جاوے "اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں وفادار اور راست ہی"

(۲) واپس کرنا۔ بعض صورتوں میں ایسا ہوتا ہی کہ توبہ کرنے سے پہلے خیانت کا کام کیا گیا ہی۔ پس سچی توبہ میں یہہ ضروری بات ہی کہ خدا سے معافی حاصل کرنے سے پہلے جہاں تک ممکن ہو اُس نقصان کو جو ہمنے کسی کا کیا ہی بھر دیا جاوے۔ اگر کسی نے دھوکے فریب یا زبردستی یا کسی اور ناجائز طریقے سے کسی کی جائداد یا روپیہ یا اور کوئی چیز لے لی ہی تو ضروری ہی کہ واپس کیجاوے۔ موسوی شریعت میں حکم تھا کہ ایسے شخص کو کہ جسنے کسی کی کوئی چیز بددیانتی یا ناجائز طور سے لے لی ہی واپس کرنے کے علاوہ اُس چیز کی قیمت کا پانچواں حصہ زیادہ دینا پڑتا تھا اگر کوئی شخص ایسا نہ کرتا تو اُسکی قربانیاں اور چڑھاوے سب بے فائدہ ہوتے تھے۔ دولتمند محصول لینے والے نے جب خداوند کو قبول کیا تو کہا

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۲ ۔ کالم ۲ ۔ سطر ۲۱ ۔

نُور افشاں

پادری اے ایچ - یونگ صاحب - ایم - اے - ایڈیٹر

پادری ایچ گولکناتھ صاحب + پادری غلام مسیح صاحب + } اسسٹینٹ
پادری طالب الدین صاحب بی اے + پادری پی سی - اوپل صاحب } ایڈیٹرز

بقیہ

کوئی بغیر وسیلہ میرے باپ پاس جا نہیں سکتا۔

ایک امر اور بھی باقی ہے جو بعض صاحبوں کے نزدیک گناہ کی تلافی کے لئے کافی ہے اور جس پر تکیہ کر کے اِس خطرناک حالت میں غافل و بے پرواہ بن کر خدا کے غضب کا کچھ خیال نہیں کرتے وہ توبہ ہے۔ مگر صاحبو توبہ کیا ہے۔ یہی تو نہ۔ کہ گناہ سے پھرنا۔ مسیحی اِصطلاح کے مطابق اس میں تین امور ہیں۔ (۱) خدائے قدوس کے سامنے رو رو کر اپنے گناہ یا گناہوں کا اقرار کرنا۔ (۲) اپنے گناہ یا گناہوں پر رنجیدہ ہونا اور غم کرنا۔ (۳) آیندہ کو اُس گناہ یا اُن گناہوں سے باز آنا۔ مجھے اُمید ہے کہ اِس مسیحی اصطلاح سے ہمارے مخاطب غیر مسیحی مذہب والوں کو بھی اختلاف نہوگا۔ مگر صاحبو اس تین امور میں کون سا امر ہے جو گناہ کی تلافی کر کے ہمکو اُس کی سزا سے نجات پا نیکا اطمینان بخشے۔ اگر آپ فرماویں کہ دوسرا امر یعنی گناہ کے لئے رنجیدہ ہونا ہمارے گناہوں کی سزا بن کر اُس کا واجبی بدلا ہو سکتا ہے تو پھر خدا کو اس سے زیادہ سزا دینے کی کیا ضرورت ہے۔ جب ہم آپ ہی اپنے کئے پر نادم ہوئے اور اپنی جان کو دکھ میں ڈالا تو پھر ہم نے اپنی سزا آپ ہی بھگت لی۔ پس خدا ہم کو سزا پھر کیوں دیگا۔ نہیں صاحبو۔ یہہ نہیں ہو سکتا کیونکہ (۱) خدا نے اپنی ظاہر شدہ مرضی یعنے الہامی کلام میں ایک مقام پر بھی مطلق توبہ کو بغیر کفارہ پر ایمان لائے ہوئے معافی کی شرط نہیں ٹھہرایا ہے۔ تو اِنسان کون ہے۔ جو اپنے لئے ایک قانون ٹھہراوے۔ ضرور ہے کہ جس کے خلاف ہم نے گناہ کیا وہی ہمارے لئے اس امر میں قانون عطا فرماوے اور ہماری سزا کی حد بندی کرے۔ (۲) وہ دُکھ و رنج جو توبہ کرنے والا شخص اپنی بداعمالیوں و کریہہ گناہوں کی نسبت اُٹھاتا ہے وہ واقعی میں اِنسانی طبیعت کی فطری اور اصلی حالت ہے جو اگرچہ گناہ کرتے کرتے اپنی اصلی حالت اور طبیعت سے اُس درجہ تک گر گئی اور بگڑ گئی ہے کہ عموماً وہ ہر گنہگار اور بے تائب شخص میں سخت اور بے حس سی ہو جاتی ہے مگر جب نئی زندگی ملتی اور پھر وہ شخص توبہ کی طرف رجوع لاتا ہے تو وہ اصلی حالت بھی اُس کے ساتھ ساتھ پھر بحال ہونے لگتی ہے جس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ گناہ کرنے کے بعد وہ خود بخود خدا کے احکام سے تجاوز کرنے پر بہت ہی نادم اور غمگین ہوتا ہے۔ وہ اگلے کام اور خواہشیں اُس کی نگاہ میں بغیر کسی سزا کے خیال کے بھی جو خدا کی طرف سے اُس کے گناہوں کے باعث اُس کو دیجاوے خود بخود رنج و درد پیدا کرتے ہیں۔ وہ اپنی اُس حالت پر کراہتا اور آہیں بھرتا ہے۔ لیکن یہہ کراہنا اور آہیں بھرنا اُس کی سزا نہیں ہے اور نہ کسی ایماندار کے ذمہ یہہ دکھ سزا سے منسوب کیا گیا ہے بلکہ بارہا ایسا دیکھا گیا ہے کہ ایماندار کو سزا اُس کے گناہ کی خدا کی طرف سے دی گئی ہے اور وہ اپنی توبہ میں علاوہ رنج و درد کھینچتا ہے۔ اگر کوئی صاحب اِس سے اِنکار کریں تو ہم اُن کے سامنے اِس امر کے نقیض پیش کرتے ہیں اور اُن سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا یہہ حالت آپ کے نزدیک تائب شخص کی درست و مناسب معلوم ہوتی ہے۔ فرض کیجئے کہ خدا نے زید کو اُس کے کسی خاص گناہ کی سزا دی اور اُس نے توبہ کے دوسرے اصول کے موافق اپنے گناہوں کے لئے رنج نہ کیا۔ تو کیا آپ اُس کی نسبت یہہ فتوےٰ دینگے کہ وہ اب بے قصور سمجھا جا کر آئندہ کو نیک تصور کیا جاوے اور بہشت کا حقدار تصور کیا جاوے کیونکہ وہ اپنی سزا خدا سے پا چکا نہیں بلکہ اغلب ہے۔ کہ آپ یہہ فرماینگے کہ گو اُس شخص کو نیک نہیں تصور کرنا چاہئے اور نہ وہ بہشت کا حقدار ہے کیونکہ اُس کی حالت میں ابتک تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ اُس نے توبہ کی۔ اور اگر آپ ایسا کہیں تو بس معلوم ہوگیا کہ توبہ کر نہیں رنج و دکھ اُٹھانا ہر گنہگار و تائب اِنسان کے لئے ایک ضروری شرط تو خدا کی طرف سے پیش کیگئی ہے جو گویا اُس کے گناہ سے پھرنے اور خدا کی طرف رجوع لانے کا ظاہری و باطنی نشان ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ گویا اُس بگڑی ہوئی حالت سے پھر اصلی و فطری کی طرف اُٹھ کر چلتا تو ہے مگر یہہ جلتا اور شرط اور ظاہری اور باطنی نشان کا عمل میں لانا اُس کی سزا کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ دیکھو جب آدم نے گناہ کیا تو پیشتر اس کے کہ خدا اُس پر سزا کا فتوےٰ دیکر اُس کے قصور کی فردجرم سناوے وہ آپ ہی درختوں میں گھستا اور چھپتا پھرتا ہے۔ گناہ کی کچھ خاصیت ہی ایسی ہے کہ وہ اِنسان کو خدا سے دور کر کے نادم و پریشان اور خائف بنا دیتا ہے اور پھر اُس کو اپنے کئے پر پچھتانا اور رونا پڑتا ہے۔ کلام ربانی اور عقل اور ایمانداروں کے تجربہ سے تو ہم اور ثابت کر چکے کہ توبہ گناہ کی سزا نہیں ہو سکتی اب ہم نیچر سے بھی اِس امر میں اصلاح لیں کہ وہ ہمیں کیا سکھلاتی ہے تو اُس کی تعلیم بھی صاف ہماری مذکورہ بالا دعوے کی تائید کرتی ہے۔ چنانچہ جب کبھی اِنسان نیچر کے خلاف تصور کرتا ہے تو وہ پھر کتنی ہی توبہ کیوں نہ کرے مگر جو سزا نیچر کے خلاف عمل کرنے میں خدا نے ٹھہرا دی ہے وہ اُٹھانی پڑتی ہے۔ ہاں البتہ آئندہ کو توبہ سے ہم اِتنا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں کہ پھر ہم اُن قوانین کے خلاف عمل نہ کریں اور پھر اُسی سزا میں دوبارہ گرفتار نہوں۔ اِس موقعہ پر ہم اپنے ناظرین نور افشاں کے غور و فکر کے لئے

...مرحوم عالم ڈاکٹر ڈوٹ صاحب کی کتاب علم الٰہی سے جنہوں نے اس مضمون پر بحث کرتے ہوئے کہ توبہ گناہ کی سزا نہیں ہو سکتی دو برجستہ دلائل ترجمہ کر کے پیش کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ "(۱) ایسی شریعت کی زبان سے ...ات۔ و خاصیت کیا ہوگی۔ جو توبہ کو راستبازی و مقبولیت کی شرط ٹھہراتی ہے۔ ضرور ہے کہ ایسی شریعت کی ذات و خاصیت یہہ ہو کہ وہ آدمی جو شریعت کی نافرمانی کیا کرتا ہے ـــ وہ بدی موت کا سزاوار ہو۔ لیکن اگر وہ اپنی نافرمانی اور سرکشی سے باز آوے اور توبہ کرے اور پچھتاوے تو وہ سزا نہ پائیگا۔ لہذا ایسی شریعت سے یہہ نتیجے پیدا ہونگے ۔(۱) تمام آدمی جو توبہ کرنے کی اُمید رکھتے ہیں نافرمانی کیا کرینگے۔ چنانچہ یہ [illegible] ...مرں بہتیں کے تجربہ سے ہم کو یہہ بات [illegible] اور آخر کو انجام یہہ ہوگا کہ وہ توبہ سے باز [illegible] کیونکہ وہ دُنیا اور نفس کی محبت اور نافر[illegible] اُس وقت تک جب تک کہ اُس کو یہہ خیا[illegible]ل کہ اب تک ...اور میرے اختیار میں ہو نافرمان برداری کرتا رہیگا ـــ مگر نافرمانبرداری کے عرصہ تک عمل میں لانے سے ایسی مضبوط عادت ہو جائیگی کہ کوئی آدمی توبہ نہ کرسکیگا۔ اس میں شک نہیں ...بیت ملال و توقف سے زیادہ کوئی فریب دہ چیز نہیں ہے ہم اس کو ہر ایک امر میں دیکھتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہی دیکھتے ہیں پس ایسی شریعت سے نافرمانی کو زیادہ تقویت ہوگی

(۲) وہ کام جس کی ایسی شریعت سے سزا ہو نافرمانی یا خطا نہوگی بلکہ توبہ۔ یعنی گناہ کی سزا نہوگی بلکہ وہ شخص سزاوار ٹھہریگا جو توبہ نکرے۔ یہہ امر بلاشبہہ سچ ہے کہ ہر ایک شریعت و قانون اُسی کی سزا کا قصد اور خواہش رکھتی ہے جس کو وہ گناہ اور قصور سمجھتے ہیں۔ پھر جس امر یا بات کی سزا کی گئی خواہ وہ کچھ ہی کیوں نہو شریعت کی نگاہ میں گناہ یا تقصیر ہے۔ اور شریعت کی نگاہ میں کوئی بات جرم و تقصیر نہیں ہے مگر وہ کہ جس کی سزا کیجاے۔ یا کہ کوئی بات جرم و تقصیر نہیں ہے جس کی سزا نہ کیجائے یا نہ کی جا سکے۔ لیکن اصول مذکورہ بالا کے مطابق شریعت نافرمانی کو سزا سے نہیں دھمکاتی بلکہ توبہ کو۔ پس توبہ ہی ایسی شریعت کی نظر میں صرف گناہ ٹھہرتی ہے۔ اور نافرمانبرداری اُس شریعت کے خاص اظہار و بیان سے کوئی جرم نہیں ٹھہرتی لیکن کوئی بات جرم نہیں ہو سکتی سوا اُن باتوں کے جو شریعت کی ہی طرف سے جرم ٹھہرائی گئی ہو۔ اور یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ نافرمانبرداری شریعت سے منع کئے جانیکے باعث گناہ اور جرم ہے۔ لیکن شریعت بغیر سزا کے یا جس کو کہ یہہ سزا نہیں دیتی شریعت ہونے سے موقوف ہو جاتی [illegible] ہے۔ اور صرف اصلاح اور مشورہ رہجاتی ہے۔ اور [illegible]ی جس کو یہہ بالکل منع کرتی ہے حقیقت میں صرف [illegible]ری ٹھہرتی اور کچھ نہیں یا ایک نامناسب کام۔ اور اسی لئے وہ ایسی شریعت کی نگاہ میں جرم نہیں ٹھہر سکتی۔ کیونکہ اگر شریعت نافرمانبرداری کو جرم خیال کریگی تو وہ ضرور سزا دیگی۔ جیسا کہ ہر ایک قانون کا دستور ہے۔ پس اس اصول کے مطابق الٰہی شریعت صرف بے توبہ آدمی کو سزا دیتی ہے۔ اور بے تائبی کو صرف جرم سمجھتی ہے۔ لیکن اگر نافرمانبرداری جرم نہیں تو توبہ نہیں کی جا سکتی کیونکہ توبہ سے صرف گناہوں کا غم و افسوس مراد ہے پس اس اصول سے توبہ ناممکن ہے۔"

پھر (۳) تیسری شرط بھی توبہ کی پوری نہیں ہوتی اور اس لئے توبہ پر بھروسہ کرنا بھی اطمینان بخش نہیں ہو سکتا۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ جس فعل سے ایک بار توبہ کی وہی فعل زندگی میں بار بار ستاتا ہے اور آدمی پھر انہیں افعال شنیعہ کا مرتکب ہوتا ہے اگر یہہ فرض کیا جاوے کہ اسیطرح انسان توبہ کرتے کرتے ایک نہ ایک وقت ایسی کامل اور سچی توبہ کرسکے گا کہ پھر اُسے توبہ کی حاجت نہوگی ایسے انسان کا تجربہ اس زندگی میں ہم کو نہیں ہوا جس نے کامل توبہ کرکے ہر ایک گناہ سے رہائی پائی ہو۔ اور آیندہ زندگی کی نسبت ہم کوئی قطعی فیصلہ کر نہیں سکتے اور نہ ہم کو اپنی بگڑی ہوئی خصلت اور طبیعت کے لئے آیندہ زندگی کی نسبت عقلی طور پر ایسا نتیجہ نکال لینے کی کامل شہادت و برہان ملتی ہے کہ وہ کامل طور پر سُدھر جائیگی۔ اگر یہہ دنیا ہمارے لئے مکتب یا امتحان کی جگہہ ہے تو جو کچھ ہم نے اس مدرسہ میں سیکھ لیا اور پاس کر لیا وہی آیندہ زندگی کے لئے سزا و جزا کا بیعانہ ہو چکا اور بس۔ پھر اگر یہہ مانا جاوے کہ امداد غیبی اور فضل الٰہی اگر تائب کے ساتھ ہوں تو وہ کیوں کسی نہ کسی وقت میں سچی توبہ نہیں کرسکتا اور آیندہ کو گناہ سے بالکل باز نہیں رہ سکتا۔ تو بجا ہے اگر خدا اس طرح سے ہم کو سدھارے اور ہماری بگڑی ہوئی طبیعت کا ازالہ کر کے کامل انسان بنا دیوے تو اس میں انسان کی توبہ کی پھر فضیلت کیا باقی رہ جاتی ہے اور وہ پھر اُس کے نامہ اعمال میں کیونکر شمار ہو سکتی ہے۔ ہاں خدا اگر اپنی رحمت سے ہمارے لئے ایسا کرے تو یہہ خدا کے ذمہ منسوب کرنا چاہئے۔ نہ کہ ہمیں اپنے نامہ اعمال کی مد میں داخل کرنا۔ اور پھر رحمت کا معاملہ ہی دیگر ہے اُس سے ہماری نیک اعمال کی بنیاد کا قلعہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف خدا کی تعریف و ستایش ہماری زبان پر باقی رہنا چاہئے اور یہہ تو عین ہمارا مدعا ہے +

مراسلات

امثال ۸: ۱-۴

ان آیتوں پر غور کرنے سے پیشتر اگر ہم خیال کریں کہ دانائی کیا چیز ہے اور اُس کے وجود پر کن دلایل سے یقین کیا جا سکتا ہے تو جواب یہہ ہوگا کہ وہ ایک صفت ہے جو اپنے موصوف سے اس قدر تنگ وابستہ ہے کہ ہم اُس کو کسی

صورت میں اُس سے علیحدہ نہیں کر سکتے کیونکہ ممکن نہیں کہ وہ کسی زمانہ میں اپنے موصوف میں پائی نہ جاتی ہو جیسا کہ دانائی آپ فرماتی ہے کہ میں ازل سے مقررہ ہوئی در حقیقت جب خیال کیا جاتا ہے کہ خدا نے ازل ہی میں سارے کاموں کا ارادہ کیا تب ثابت ہوتا ہے کہ اس بڑے کام کے لئے نہایت دانائی کی ضرورت تھی پس یہاں سے ظاہر ہوا کہ جس طرح خدا ازلی ہے اُسی طرح یہہ دانائی بھی ازلی ہے چنانچہ کلام فرماتا ہے کہ ابتدا میں کلام تھا اُسی سے ساری چیزیں موجود ہوئیں اور اُسی سے بحال رہتی ہیں اسی دلیل سے دانائی کے وجود کا ہمکو کامل یقین ہوا ہے۔ اور ذیل کی باتوں سے اِس کا اظہار ظاہر ہے۔

اوّل۔ خلقت کی چیزوں کو دیکھو خواہ چھوٹی ہوں خواہ بڑی ہر ایک میں اعلیٰ درجہ کی دانائی ظاہر ہوتی ہے اور وہ بزبان حال بنی آدم کو پکارتی ہے کہ دیکھو آسمان خدا کا جلال بیان کرتے اور فضا اُس کی دستکاری دکھلاتی ہے۔ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند ۔ تا تو نانے بکف آری و بہ غفلت نخوری +

دوم۔ خلقت کے انتظام میں خدا کی دانائی اس طرح ظاہر ہوتی ہے کہ جو شئے جس غرض کے واسطے بنائی گئی وہ اُس سے برابر پوری ہوتی رہتی ہے سورج ہمیشہ پورب سے نکلتا اور پچھم میں ڈوب جاتا زمین اپنی حرکت شبا روزی سے باز نہیں رہ سکتی بادل مدام پانی برساتا ہے درخت ہمیشہ پھل لاتا ہے۔

سوم۔ انسان کی پیدایش پر لحاظ کرو کہ وہ ساری چیزوں کے بعد پیدا کیا گیا اِس میں خدا کی دانائی یوں ظاہر ہوتی ہے کہ اِنسان اُن سب پر حکمران ہو اور اُن سے فائدہ حاصل کرے تاکہ وہ جان لے کہ جس طرح یہہ ساری چیزیں میرے واسطے پیدا ہوئیں اُسی طرح میں بھی اپنے خالق کے واسطے پیدا کیا گیا۔ پھر پیدا ہونے سے پیشتر

دودھ اور کھانا کھانے سے پہلے دانتوں کا نکلنا زیادہ اس دانائی کو ظاہر کرتا ہے۔

چہارم۔ نیک و بد کے پہچان کے درخت سے یہہ دانائی نمود ہوتی ہے تاکہ ظاہر ہو کہ انسان آزاد پیدا کیا گیا وہ مجبور نہیں ہے وہ اپنی زندگی کا مادہ آپ اپنے میں پاتا ہے خواہ اُس کو قایم رکھے خواہ کھو دے۔

پنجم۔ جب خدا گناہ ہونے دیتا ہے تو اس میں بھی اُس کی دانائی معلوم ہوتی ہے کہ اگرچہ گناہ کا بانی شیطان بڑا ہی چالاک اور زور آور ہے پر تو بھی خدا اُس سے بھی زیادہ ہوشیار اور طاقتور ہے کہ اُس نے عورت کو کمزور سمجھ کر گناہ کا مرتکب کیا پر اُس نے اُسی کی نسل سے اُس [illegible] ظاہر کر دیا۔

ششم۔ برگزیدگی میں دانائی ظاہر ہوتی ہے جب کل بنی آدم جہنم میں ڈالے جاتے تو خدا عادل ٹھہرتا مگر اُس کا فضل پوشیدگی میں رہتا بنا بر آں اُس نے بعض کو برگزیدہ کر لیا۔ تاکہ فضل بھی ظاہر ہو اور عدالت بھی قایم رہے۔

ہفتم۔ نجات کے بندوبست میں دانائی ظاہر ہوتی ہے کہ خدا گناہ سے سخت نفرت رکھتا ہے لیکن گناہگار کو پیار کرتا ہے نظر بر آں اپنے عزیز فرزند کو بخشدیا کہ وہ برگزیدہ گنہگاروں کے بدلے میں جان دے۔

ہشتم۔ کفارہ میں خون کے بہائے جانے کے تقرر میں دانائی ظاہر ہوتی ہے کہ زندگی خون میں ہے اور اِس لئے مسیح کے خون کا بہایا جانا ہر ایک روح کی ہلاکت کو بچا سکتا ہے +

نہم۔ نئی پیدایش کی ضرورت میں دانائی ظاہر ہوتی ہے جبکہ کوئی ناپاک خدا کے مقدس آسمانی ہیکل میں دخل نہیں پا سکتا تو ضرور ہوا کہ گناہوں کی معافی کے ساتھ تقدیس بھی شروع ہو اور رفتہ رفتہ موت تک کامل اور پاک ہو کر خدا کے پاک بہشت میں سکونت ملے۔

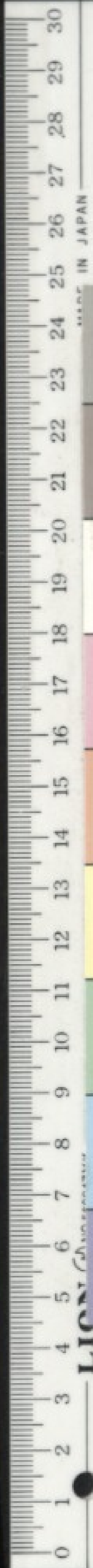
دہم۔ روح پاک کے دیئے جانے میں دانائی ظاہر ہوتی ہے کہ وہ ہر ایک ایماندار کو بتا دے کہ اُسے کیا کرنا ہے اور کیونکر اس دنیا میں زندگی بسر کرنا ضرور ہے اور کہ کس طرح سے وہ ہماری روحوں کے ساتھ ملکر کام کرتی ہے اور کہ بغیر اُس کے ہمارا ایمان لانا کلام پڑھنا اور سننا دعا مانگنا سب بے فائدہ ہے اور کہ بغیر سکھانیوالے کے کون سیکھ سکتا ہے۔ یہی بڑی بھاری نعمت ہے جو ہمکو نہایت ضروری ہے اور اس لئے دانائی پکارتی ہے کہ اے بیوقوفو خود کو سمجھو اور اے جاہلو تم سمجھنے والا دل پیدا کرو۔ ہمارا نبی خداوند یسوع مسیح جو دانائی ہے اُس نے وعدہ فرمایا کہ جب روح حق آوے تو تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاویگی۔ پیارے بھائیو خدا [illegible] روح عنایت کرے +

[illegible] انجیل کے مصنف کا بیان کرتے ہیں۔

[illegible] مصنف کا صاف لفظوں میں نام نہیں بتایا جاتا ہے [illegible] اسی انجیل میں چند ایسے اشارات ہیں اور جو ذیل میں مندرج کئے جاتے ہیں کوئی شک نہیں رہتا کہ ضرور وہ شاگرد جسے یسوع پیار کرتا تھا اس انجیل کا حقیقی مصنف ہے + یوحنا ۲۱ : ۲۴ و ۱۹ : ۳۵ و ۲۰ : ۲

اُس کے باپ کا نام زبدی (متی ۴ : ۲۱) اور ماں سلومی (مرقس ۱۵ : ۴۰) تھی بیت صیدا کا باشندہ اور اُس کا پیشہ ماہی گیر کا تھا۔ خداوند نے اُسے شروع خدمت میں اپنا شاگرد بنایا اور اپنی محبت سے یہاں تک اُس کو بھر دیا اور خلوت اور جلوت میں خداوند کی صحبت میں اُس نے یہہ افتخار حاصل کیا کہ اُس کی روحانی تعلیمات کے بھیدوں کو قلمبند کرے اور خداوند کی اقنومیت کا بیان ہو سکے۔

وہ عمر میں کل رسولوں سے زیادہ عرصہ تک زندہ رہا یہاں تک کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُس کی زندگی کے آخری دنوں





میں مسیحی پہلی صدی کا خاتمہ دوسری صدی کے آغاز کو گویا چارج دیگیا اور یوں رسولی زمانہ عرصہ دراز تک اپنے پیچھے اپنا اثر چھوڑ گیا۔ یوحنا رسول آخری دنوں میں جبکہ افسس میں اوقات بسری کرتا تھا اُس زمانہ کے مسیحیوں سے اعلیٰ درجہ کی تعظیم اور عزت حاصل کرکے اپنے منجی ہمارے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کے کنار عاطفت میں سوگیا +

دوم اُس کی انجیل عام طور سے خداوند یسوع مسیح کی اقنومیت اور اُس کی الوہیت کی انجیل ہے مگر بغور مطالعہ کرنے سے ناظر کو ایک عجیب کیفیت دل پر محسوس ہوتی ہے جس کا بیان زبان سے ہونا دشوار ہے۔ نور اور تاریکی کی مخالفت جہان پر سزا کے حکم کا سبب۔ خاتم النبیین یوحنا اصطباغی کی گرم شہادت نئی پیدایش کی کیفیت اور اُس کی لذت خداوند کی اعجازی قدرت اور اُس کے مدلل اور مؤثر وعظ روح قدس کا جلال اور انگور کے درخت کی تمثیل اور خداوند کے آخری کلمات دعا اور موت و قیامت اِس طرز سے بیان ہوئے ہیں کہ تحریر گویا بولتی ہوئی تصویر ہے۔ یہی وہی انجیل ہے جس میں ہر ایماندار ہر حالت میں اپنے لیے تسلی و اطمینان اور روحانی ترقی کے وسایل حاصل کرسکتا ہے۔

خداوند مسیح کی ذات کے حق میں عمدہ سے عمدہ یہہ انجیل ہمکو سکھاتی ہے کہ وہ اور باپ ذات میں ایک ہیں قدرت اور جلال برابر عزت و دبدبہ یکساں یوحنا ۱۰/۳۰ و ۵/۲۱ و ۵/۲۲ +

خداوند سب لوگوں میں بے لگاؤ کام کرتا تھا یعنی بڑوں کی خوشامد نہیں کرتا تھا تاکہ دنیاوی عزت حاصل کرے اور نہ کمینوں سے نفرت رکھتا تھا تاکہ مغروروں کی طرح کمزوروں کو روندے اور نہ یہہ غرض تھی کہ لوگ یہہ سمجھیں کہ اُس کی طبیعت کیسی ہے بلکہ وہ اُن مختلف اقسام کے شخصوں میں صرف ایک چیز کو دیکھتا تھا جو اصلی ہے جس طرح دانا آدمی کبھی بڑے شاندار محل کو دیکھے اور اُسی کے نزدیک بلکہ زیر سایہ ایک ٹوٹی جھونپڑی یہ دونوں اگرچہ ظاہر میں بڑا تفاوت رکھتے ہیں مگر حقیقت میں اُنکے اندر ایک ہی جو اصلی ہے یعنے انسان اِسیطرح وہاں روح ہے جو گناہوں کے زہر سے قریب المرگ ہے اور وہ اُسے ہر صورت سے بچانا چاہتا تھا جب نقدیموس لوگوں سے چھپکر اُس کے پاس آیا اُس نے بھی اُسی حالت میں منظور کیا یہہ نہیں کہا کہ چھپکر مت آؤ سب کے سامنے آؤ اور صرف یہی نہیں بلکہ جیسا وہ چھپکر آیا تھا اُس نے اُسے ایک چھپی ہوئی تعلیم دی یعنی نئی پیدایش +

پھر اُس نے سامری عورت سے کس ڈھنگ سے گفتگو شروع کی کہ اُس سے پینے کو مانگا جبکہ وہ پانی بھرتی تھی اور اُسے ایک روحانی پانی کی جستجو میں لگا کر اُس میں پانی کا سوتا کردیا کہ اُس کے وسیلہ سارا شہر ایمان لایا اور زندگی کے پانی سے سیراب ہوا + ۴ باب بمقابلہ یسعیاہ ۵۵/۱ و انجیل ۷/۳۷۔ یوحنا ۶ باب بمقابلہ استثنا ۱۸/۱۵ +

فروتنی +

اول یوحنا ۱/۱۴ اور ۱۳/۴-۱۵ سے ہمکو یہہ تعلیم ملتی ہے کہ جس طرح ازلی کلمہ نے انسانیت اختیار کی اور شاگردوں کے پاؤں دھوئے ہم بھی اِسیطرح فروتنی اختیار کریں +

راقم

کیدار ناتھ

تب وہ ہوش میں آیا

یہاں صرف یہہ چند الفاظ ہیں مگر ہر ایک لفظ پر اگر ایک سرمن دیا جائے تو بھی اس کا مطلب کامل طور پر ادا نہیں ہوسکتا۔ یہہ ایک ایسی حرکت دینے والی بات ہے کہ جس سے بیبل عجوبہ معلوم ہوتی ہے جس طرح ایک مصور کہ جسکو اپنے کام میں اچھی مہارت ہو وہ اپنے برش کو ایک ہی بار ڈبا کر ایسی تصویر بنا سکتا ہے کہ جس کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے ایسا ہی دوسرا وہ شخص کہ جسے ایسا ملکہ نہو اگر اُسے ایک مٹکا بھر کر رنگ کا دیا جائے تو بھی وہ کچھ بنا نہیں سکتا۔ ہم ہمیشہ خدا کے کلام میں ایسا ہی دیکھتے ہیں +

میں مُسرف بیٹے کا ذکر کرنا نہیں چاہتا کیونکہ اِس کمبخت مُسرف بیٹے کا بیان یہاں تک کیا گیا کہ سُنتے سُنتے جی اکتا گیا۔ اِس مسرف بیٹے پر اِتنے وعظ کئے گئے کہ شاید بیبل کی کسی اور آیت پر نہ کئے گئے ہونگے۔ کہتے ہیں کہ لنڈن کے مشن ہال میں وہاں کے لوگوں کی طرف سے ایک مشہور اور نامی پریچر کو دعوت دی گئی کہ آپ یہاں آکر وعظ کریں مگر اِس درخواست کے ساتھ یہہ عذر بھی جوڑ دیا گیا کہ مہربانی کرکے اُس مُسرف بیٹے کی مثال سے پہلو تہی کیجیئے گا۔ درحقیقت بیبل ایک ایسی بڑی کتاب ہے کہ جس میں طرح طرح کی باتیں بے انتہا ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ بیبل میں یہہ مثال نہایت خوبصورت جوہر ہے۔ اس کی مثال ایک بڑے ہیرے کی سی ہے کہ اس کو جس طرف پھرایئے وہ اپنی عجیب چمک بتلائیگا۔ اب میں ایک چھوٹا سا ٹکڑا اُس میں سے کاٹ لیتا ہوں اور اُس کی دوربین بناتا ہوں کہ اُس سے آدمیوں کے دل کے گہرے کاموں کو دیکھوں +

"اور جب وہ آپے میں آیا" تو واقعی وہ اپنے سے دور ہو گیا تھا وہ اپنے باپ اور اپنے خویش و اقربا سے اور اپنے گھر سے دور ہو گیا تھا اُتنا ہی نہیں بلکہ وہ اپنے سے دور بھاگ گیا تھا وہ چھوٹ نکلا تھا عقل اور تمیز کی آواز سے اور اپنی اچھی خصلت اور سبھاؤ سے اور اُن ساری باتوں سے کہ جس سے وہ آدمی بنا تھا جس طرح بہتیرے نادان جوان سمجھتے ہیں کہ ہر ایک قسم کی قید اور رکاوٹ سے آزاد ہو کر رہنے میں ہمکو آرام ملیگا اِسیطرح وہ جوان لاپرواہی کی ہوا پر کہ جو اس قسم کے لوگوں کا خاصہ ہوا کرتا ہے اُڑا۔ اُس نے قصد یہہ کیا کہ میں اپنا مالک آپ بنونگا (یعنے اپنا غلام)

اور غوطہ مارا اُس نے دُنیوی عیش و عشرت میں اور جسمانی لطف و آرام میں +

اُس نے سمجھا کہ یہی زندگی مزیدار ہے۔ ہر ایک دل کے خیال اُس نے پورے کئے۔ ہر ایک جوش کو اُس نے اپنے آرام کا دن بنایا۔ لیکن یہہ حالت کچھ بہت دنوں تک نہ رہی۔ اگر تم بیڈولم کو ہک سے نکالو گے تو اُس کا کام بہت جلدی اور بڑی خوشی کے ساتھ چلیگا مگر وہ بہت جلد تمام اور خلاص ہو جائیگا بہت جلد اُس کی دولت تمام ہو گئی اور اُس کی خوشی کرنے کی طاقتیں کُند ہو گئیں۔ اُس کی عزت گئی اور بعد اُس کے اُن ساری باتوں کا بدلا آن پہنچا۔ وہ شخص سؤر کا بڑا تھا وہ فقط اناج ہی کھانے کے لئے نہیں مانگتا مگر اُس پر گھر جانے کی بھوکھ غالب ہوئی وہ اپنی عزت اور ہمدردی اور محبت کیلئے ترستا ہے اور ان باتوں سے وہ اپنی عقل پر آیا یہی باتیں اُسے عقل پر لائیں۔ وہ مُسرف اپنے میں آیا۔ میں نہیں کہتا کہ ہم میں کوئی ایک بھی مُسرف کی مانند ہے مگر تو بھی اس میں کچھ شبہہ نہیں کہ بہتیرے ہیں جو ابتک آپے میں نہیں آئے۔ اس لئے اس مضمون پر ہم آپس میں باتیں کرینگے +

جوان آپے میں آیا یہہ کیا بات ہے؟ آپے میں آنا عام طور پر اُس کا بڑا محاورہ ہے اور ہمیشہ اس کے یہی معنی ہوا کرتے ہیں کہ وہ شخص اپنے ہوش و حواس میں آیا یعنے اب پہلے سے بہتر ہے۔ خیال کرو کہ ایک شخص غصہ میں بھرا ہوا خوفناک ہمارے سامنے آیا کسی بات نے اُسے غصہ دلایا وہ اپنے غصہ میں دیوانہ ہو گیا ہے۔ اور جو کچھ تم اُس سے کہا چاہتے ہو وہ تمہاری ایک نہ سنیگا۔ ایسے وقت میں عمدہ بات یہہ ہے کہ اُسے تھوڑی دیر کے لئے اکیلا چھوڑ دیا جائے کہ اُس کا غصہ ٹھنڈا ہو اور جب اُس کا غصہ آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہو جائے تو پھر اُس سے گفتگو کر سکتے ہو۔ کیونکہ جیسا تم کہتے ہو کہ آخر وہ اپنے میں آیا۔ فرض کرو کہ ایک خراب آدمی یا بیوقوف ہے کہ اُس نے اپنے دشمن کو منہہ لگایا جو چُراتا ہے اُس کی عقل و فہم کو وہ ایسے فریب میں لایا کہ ڈرنک ہوا یہاں تک کہ اُس کی عقل چکر کھانے لگی اور اُسے معلوم نہیں کہ میں کیا کر رہا ہوں ایسے وقت میں اُس کے ساتھ بات کرنا اور اُسے اُس بُرے کام سے باز رکھنے کی نصیحت کرنا بے فائدہ ہے۔ اور جو بربادی اور خرابی وہ اپنے پر لاتا ہے اُس کی بابت وہ ارادہ کرتا ہے کہ ہم صبر کریں گے تب جبکہ اِس شراب کا اثر بالکل تمام ہو گا یا یوں کہو کہ جب تک وہ آپے میں آئے تب تک +

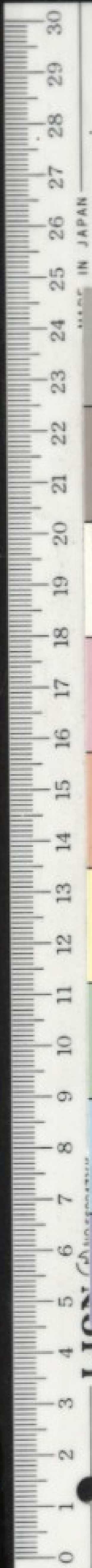
مجھے اس کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہہ الفاظ جو ہمارے خداوند کے ہونٹھوں پر تھے اُن کے بڑے وسیع اور عجیب معنی ہیں۔ ایک شخص جو اپنی عادت میں بالکل خاموش سنجیدہ۔ قایم مزاج۔ سلیم الطبع ہے تو بھی واقعی وہ کبھی نہیں آیا اپنے آپے میں یہہ بات کبھی اُس کے خیال میں بھی نہیں گذری کہ اُس کی سچی اِنسانیت کس میں ہے۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو ادنی جانور کی اور ہماری یکساں ہیں اور جب تک تم اُس کی برابری اور ہلکے درجہ کی خواہشوں میں ہو تب تک تم یہہ کچھ کرتے ہو کہ سونا۔ چلنا۔ کھانا پینا اور محنت اُٹھانا کیونکہ تمہیں محنت کرنا لازم ہے۔ اگر یہی باتیں ہیں تو تم نہیں آئے اپنے آپے میں کہ جیسے دانائی و اخلاق و روحانیت ایک انسان میں ہونا چاہئے کیونکہ بمقتضا عام باتوں کے یہہ تین خاص باتیں ہیں کہ جس سے اِنسان اور حیوان میں فرق کیا جاتا ہے۔ واقعی آدمی جب آپے میں آئیگا کہ اُس کی زندگی کو حرکت دینے والی یعنے۔ عقل۔ تمیز اور اندر رہنے والی یعنے خدا کی روح ہے +

اِنسان جانوروں پر اس سبب سے فضیلت رکھتا ہے کہ اُس میں کانشنس ہے جب ہم ایک آدمی کو کہتے ہیں کہ وہ آپے میں آیا تب اُس کا یہہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ اپنے اندر والے اُستاد کے قبضہ میں ہے۔ ایک اِنسان جو ایسی حالت میں رہتا کہ گویا اُس میں کانشنس نہیں ہے اور جو سچ و جھوٹھ میں امتیاز نہیں کر سکتا ایسا شخص اپنی انسانیت کو باطل ٹھہراتا اور اپنے کو درجہ اِنسانیت سے گرا کر جانوروں کے درجہ پر لاتا ہے۔ ادنی جانور کہ جن میں کانشنس نہیں وہ دکھ و سکھ کو تو جانتے ہیں مگر وہ راست و ناراست میں امتیاز نہیں کر سکتے +

یہہ خیال ہر ایک اِنسان میں ہے کہ ہمیں اپنا حساب خدا کو دینا ہوگا اور اپنے پیدا کنندہ کو پہچاننا اور اُس پر بھروسا کرنا اور اُس کو پیار کرنا ان کاموں کے لئے اُس کے دل میں جگہہ ہے آدمی کی مثال دینی جانور سے دی گئی ہے۔ یہہ مثال درست ہے کیونکہ اُس کے بغیر کوئی دینی جانور نہیں۔ ہر ایک اِنسان میں دین کا کچھ نہ کچھ حصہ ہے اور جس قدر وہ سچی اصلاح میں ترقی کرے گا ویسے ہی اُس کا دین اور روحانیت ترقی کرتی جائیگی +

ایسا آدمی جس کو دین کی خبر نہیں اُس کی انسانیت میں فرق ہے وہ اِنسان ہی نہیں کیونکہ اُس میں وہی بات کم ہے جس سے وہ اِنسان بنتا ہے۔ میرا خیال ظاہری دکھاوے اور نمایش پر نہیں مگر اندر کی رحمت پر۔ جو حقیقی کرسچین بنتا ہے وہ بڑا ہے اُس آدمی سے جو وہ مسیحی ہونے کے پہلے تھا۔ خدا کی طرف پھرنا یہہ ایک اندرونی بڑا طوفان ہوتا ہے۔ دیوانہ پن کو چھوڑ کر اچھا ہونا یہہ صاف طور پر ظاہر ہوگا اور ظاہری آنکھوں سے دکھائی دیگا اور تعجب معلوم ہوگا۔ لیکن یہہ بات ایسی سچی اور کامل نہیں ہے جیسے ایک تبدیلی جو قدرت سے فضل کیطرف ہو۔ جب کہ ایک بے فکر اور نانسک بڑے زور و شور سے کرسچین بنتا ہے تو بہت لوگ اُسے دیوانہ کہتے ہیں +

مگر یہہ بات کہاں ہر لکی ہے سیدھے راستے پر جو نہیں ہے۔ اُن کی بابت خدا فرماتا ہے کہ دیوانہ پن اُن کے دلوں میں ہے جب تک وہ دُنیا میں رہتے اور وہ مُردوں کیطرف جاتے کوئی اِنسان اپنے میں راست نہیں جبتک کہ وہ عیسی کیطرف نہ آوے اور تب ہی اُسکی سچی تبدیلی ہو گی اور رُوح پاک اُس کو دیوانہ پن سے مضبوط دل پر لاویگا۔ یہانتک کہ یہہ پہلا وقت ہے اُس کی زندگی کا کہ وہ آپے میں آیا + باقی آئندہ الراقم۔ جے۔ بی۔ ایل ایجی



نفی معجزات محمد صاحب از قرآن

مخفی نرہے کہ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۹ میں طالبان معجزہ نے محمد صاحب سے کمال دل کی مستعدی سے یہہ کہا۔ وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا ۝ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ۝ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا + أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِنْ زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَى فِي السَّمَاءِ وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرَؤُهُ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا ۱۱ ترجمہ اور کہا عرب کے لوگوں نے ہرگز نہ مانینگے ہم یہانتک کہ پہاڑ دے تو ہمارے واسطے زمین سے چشمہ یا ہووے واسطے تیرے باغ کھجوروں کا اور انگوروں کا۔ پس جاری کرے تو نہریں درمیان اُس کے۔ یا آسمان کو ہم پر گرا دیوے جیسا کہ تو نے دعوی کیا ٹکڑے ٹکڑے۔ یا لے آوے تو اللہ اور فرشتوں کو مقابل۔ یا واسطے تیرے ہووے گھر سونیکا۔ یا چڑہ جاوے تو بیچ آسمان کے اور ہرگز نہ مانینگے چڑہ جانے تیرے کو یہانتک کہ اوتار لاوے تو اوپر ہمارے کتاب کہ پڑھیں ہم اُس کو۔ کہہ پاک ہے پروردگار میرا نہیں ہوں میں مگر آدمی پیغام پہنچانے والا انتہی۔ اس مقام سے بخوبی اظہر ہورہا ہے کہ محمد صاحب بے معجزہ تھے اور اُنہیں مطلق معجزات دکھانے کی قدرت نہ تھی اور یہہ بات عربوں کو اُس وقت بخوبی معلوم ہو گئی تھی کہ محمد صاحب اس نعمت عظمی سے بے بہرہ ہیں۔ اس لئے انہوں نے نہایت مستعد ہو کر کہا کہ جب تک تو ہمارے شرایط پورے نکرے۔ ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہ لاوینگے یعنے تیری رسالت و نبوۃ کو بجز معجزہ ہرگز قبول نہ کرینگے وغیرہ جب یہہ آیت قرآنی محمدیوں کے سامنے ہم پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھائیو دیکھو موقعہ مذکور پر محمد صاحب نے شکست کھا کر اپنی عاجزی اور ناتوانی کا اقرار کیا ہے اور صاف اظہار دے دیا کہ مجھ میں قدرۃ معجزات کی ہرگز نہیں ہے۔ صرف ایک آدمی ہوں تو محمدی بے تحاشا اور بغیر تعقل کے بول اُٹھتے ہیں کہ حضرت مسیح نے بھی مثل محمد صاحب کے یہودیوں کے سامنے معجزات دکھانے سے انکار کیا کہ جس وقت اُنہوں نے مسیح سے نشان مانگا۔ حالانکہ ناظرین انجیل جلیل پر آفتاب کی مانند روشن ہے کہ مسیح نے اُس موقع پر اپنے معجزات کی نفی ہرگز نہیں کی بلکہ صاف فرمادیا کہ یونس نبی کے نشان کے سوا اور کوئی نشان نہ دیا جائیگا اور اس مقام پر یہہ بھی معلوم رہے کہ سایل نے آسمانی نشان طلب کیا نہ زمینی۔ کیونکہ مسیح خداوند نے زمین پر ہزارہا ہزار معجزات دکھائے تھے مگر سایل نے آسمانی نشان مانگا تھا۔ اور وہ بھی آزمایش کے طور پر یعنے نیک نیتی سے نہیں اور نہ دلی سچائی سے۔ تاہم بھی خداوند یسوع مسیح نے آسمانی نشان دکھانے سے انکار نہیں کیا بلکہ اپنی موت اور شاندار جی اُٹھنے اور آسمان پر جانیکا نشان جو عنقریب واقع ہونے والا تھا اُس کا اُنہیں حوالہ دیا۔ پس یہہ مقام محمد صاحب کے انکار سے کچھ مناسبت نہیں رکھتا ہے۔ اس لئے کہ محمد صاحب نے سایل کے سامنے اپنے آپ کو لاچار اور عاجز ظاہر کیا اور مسیح نے اپنا اختیار و قدرت اُسپر ظاہر کیا۔ اگرچہ محمد صاحب سے بھی مخالفوں نے ازراہ امتحان معجزہ مانگا تھا۔ مگر اُنہوں نے اُن کے دل کے فساد کو معلوم نہیں کیا اور اُن کو صاف جواب سنا دیا کہ میں معجزہ کے ساتھ نہیں ہوں بلکہ بے معجزہ ہوں۔ مگر یسوع مسیح نے اُن کے فوراً دلی فساد معلوم کر کے اپنی عالم الغیبی اور پیش بینی کا ثبوت دے دیا اور معجزہ سے بھی انکار نہیں کیا۔ پس اب ناظرین کو بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا کہ یسوع مسیح کے اقرار اور محمد صاحب کے انکار میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ پس اس میں اگر اب محمدیوں کو فرق نہ معلوم ہووے تو بلاشبہہ تعصب کا سبب ہے ورنہ محقق کے لئے تو دونوں بیانات میں فرق عظیم ہے جیسا کہ ہم نے ظاہر کر دیا +

دوسری بات مخالفان محمد صاحب کے قرینہ سوال سے یہہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ وے بسبب نہونے معجزہ کے محمد صاحب کو قبول نہیں کرتے تھے۔ اسی لئے اُنہوں نے معجزہ طلب کیا تھا۔ اور یہہ بھی اُنپر راز افشا تھا کہ نبوۃ الہی اور رسالت خدائی کے لئے معجزہ کا ہونا فرض ہے۔ اور یہہ بات اُنہیں اہل یہود و اہل نصاری یعنے مسیحیوں سے حاصل ہوئی تھی اور یہہ بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ سائلوں نے اہل یہود سے سنکر محمد صاحب سے سوال کیا تھا۔ اور مثل معجزات موسیٰ علیہ السلام کے طلب کئے تھے مثلاً چشمونکا جاری کرنا اور کتاب کا اوتار لانا وغیرہ پس محمد صاحب نے اِن کے جواب میں صاف کہدیا کہ میں فقط ایک رسول ہوں بغیر معجزات کے۔ پس یہہ نفی صریح ہے پھر دیکھو ۷ سیپارہ سورہ الانعام رکوع ۶ میں یوں لکھا ہے۔ قُلْ لَوْ أَنَّ عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۱۱۔ جس کا ترجمہ یہہ ہے۔ کہہ اے محمد اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز کہ شتاب مانگتے ہو البتہ فیصل کیا جاتا کام درمیان میرے اور درمیان تمہارے۔ اے صاحبان دانش محمد صاحب طالبان معجزہ کو یہہ جواب سناتے ہیں کہ معجزہ میرے پاس نہیں ہے اگر ہوتا تو تمہارا اور میرا جھگڑا ابھی فیصل ہو جاتا۔ پس اس اظہار سے ثابت ہو رہا ہے کہ محمد صاحب نے کبھی کوئی معجزہ اہل عرب کو نہیں دکھایا۔ اور اگر کبھی دکھایا ہوتا۔ تو ضرور اس کا حوالہ دیکر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوتے۔ کیونکہ اس اظہار سے صاف اظہر ہو رہا ہے کہ وے طالبان معجزہ محمد صاحب کو مان لینے پر مستعد اور آمادہ تھے وے صرف معجزہ کے منتظر تھے کیونکہ اپنی دلی اطمینان اور تشفی کیا چاہتے تھے اور بخوبی واضح ہوتا ہے کہ وہ تشفی محمد صاحب کی دست قوت سے خارج تھی۔ اور اس لئے وہ صاف کہہ دیتے ہیں کہ معجزات نزد خدا تعالی ہیں + بعض علما محمدی اس آیت کو سنکر یہہ جواب دیتے ہیں کہ معجزہ خدا کی اجازت

پر موقوف ہیں۔ پس اے ناظرین یہاں پر اس دقیقہ کو بھی مدنظر رکھنا واجب ہے اور وہ یہہ ہے کہ بقول محمدیان قرآن کلام اللہ ہے اور اس موقعہ پر خدا کا اجازت نہ دینا محمد صاحب کو ساتھ معجزات کے گویا محمد صاحب کی نبوت و رسالت پر داغ لگانا ہے۔ کیونکہ طالبان معجزہ محمد صاحب کی رسالت و نبوۃ کی تصدیق کو موقوف سمجھے ہوئے ہیں مشاہدہ معجزات پر اور خداوند کریم اُن کو معجزہ کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ اور عیوض اس کے یہہ جواب سکھاتا ہے کہ تم کہدو اگر معجزات میرے پاس ہوتے تو تمہارا ہمارا جھگڑا ابھی فیصل ہو جاتا پس یہہ کلام صاف دلالت کرتا ہے کہ قرآن کے خدا نے دیدہ دانستہ اپنے پیغمبر کے جھگڑے کو فیصل نہ ہونے دیا۔ اور یہہ ایک ذات باری پر محمدیوں کا بہتان ہے۔ اس لئے ہم مسیحی بھائی سے کہتے ہیں کہ قرآن کلام اللہ ہرگز نہیں ہو سکتا بصورت ہونے ایسے مضامین کے۔ چونکہ فی الحال یہہ اعتراض ہماری بحث سے خارج ہے اس لئے ہم اس سے درگزر کرکے نفی معجزہ محمد پر پھر اپنی قلم کو جھکاتے ہیں اور باآواز دہل کہتے ہیں کہ آیات مرقومہ بالا محمد صاحب کے عدم معجزات پر دال ہے * باقی آیندہ

الراقم

مولوی ابراہیم

ایس۔ پی۔ جی۔ مشن۔ از مقام جموں

واقعات و رپورٹس

مسیحی محبت و ہمدردی

۱۸۹۶ء میں ملک چین میں بباعث قحط سالی کے مسیحیوں کو سخت تکلیف ہوئی۔ وہ بیچارے بڑی مصیبت میں مبتلا تھے اور سوائے حق تعالیٰ کے کوئی اُس ناگہانی مصیبت کو دور نہ کر سکتا۔ جبکہ بذریعہ مشنری صاحبان کے دہلی بپٹسٹ مشن کی کلیسیا نے یہہ حال سُنا فوراً اُن کے دلوں میں مسیحی محبت کا جوش پیدا ہوا آپس میں صلاح کرکے خدا تعالیٰ سے مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے دعائیں کیں اور حتی المقدور چندہ جمع کیا تاکہ کچھ امداد اُن کی کر سکیں لہذا ایکسو تیس روپیہ بطور چندہ دہلی بپٹسٹ کلیسیا نے جمع کیا علاوہ ازیں دیگر جگہ کی بپٹسٹ کلیسیا نے بھی ایسا ہی کرکے مبلغ تین سو روپیہ ملک چین کے بھائیوں کی امداد کے لئے ماہ مارچ ۱۸۹۶ء میں روانہ کیا اور برابر مذکورہ بالا بھائیوں کے لئے دعائیں کرتے رہے خدا نے اپنے بڑے فضل سے اُن کو اُس مصیبت سے رہائی بخشی اب جبکہ ہمارے ملک میں قحط سالی ہوئی۔ اور ملک چین کے بپٹسٹ مشن کالج کے نوجوان طالبعلموں نے اور نیز بپٹسٹ کلیسیا کے ممبروں نے بذریعہ جناب پادری وائیٹ رایٹ صاحب کے سُنا کہ ہندوستان میں قحط سالی ہو رہی ہے تو فوراً اُنہوں نے اپنی محبت سے اس طرح ہمدردی ظاہر کی کہ ملک چین مقام شان تون بپٹسٹ کالج کے نوجوان مسیحی طالب علموں نے ۲ ہفتہ تک اپنی معمولی خوراک کھانا ترک کیا اور بجائے اُس کے موٹا اور سستا اناج روکھا سوکھا کھا کر اپنی گذر کی اور جو روپیہ اُس سے بچا وہ بطور چندہ جمع کیا علاوہ ازیں شہر میں جا کر فرصت کے وقت میں لوگوں کی مزدوری وغیرہ کرکے جو کچھ کمایا وہ بھی چندہ میں جمع کیا یہاں تک کہ قریب چار سو پچاس روپیہ جمع کیا اور نیز بپٹسٹ کلیسیا کے دیگر ممبروں نے بھی اپنی کشادہ دلی اور محبت سے آپس میں چندہ جمع کیا اور قریب چھ سو روپیہ کے جمع کرکے دونوں چندوں کا روپیہ جو قریب ایکہزار پچاس روپیہ کے تھا۔ امسال ماہ جولائی میں کلکتہ بپٹسٹ مشن کے سکرٹری صاحب کی خدمت میں بذریعہ جناب پادری وائیٹ رایٹ صاحب کے روانہ کیا اور مذکورہ بالا بھائیوں نے فرمایا کہ اس چندہ میں سے ایک بڑا حصہ دہلی بپٹسٹ کلیسیا کے غریب مصیبت زدہ مسیحی بھائیوں کے لئے ہے۔ پس اُن نوجوان طالب علموں کی مسیحی محبت قابل آفرین ہے جس کے لئے ہم لوگ تہ دل سے شکر گذار ہیں کہ خدا اُن نوجوان اور دیگر مسیحیوں کی محبت کو روز افزوں کرے اور خاص کر ہماری دعائیں خدا کے حضور میں یہہ ہی ہیں کہ ہمارے ملک کی کل کلیسیاؤں میں محبت کی ترقی ہووے جو سب سے بڑھکر ہے۔ روز بروز کل مسیحی اس میں ترقی کریں تاکہ ایکدوسرے کی ہمدردی کرکے آپس میں ایکدوسرے کے بوجھ اُٹھا کر خدا کی شریعت کو پورا کریں۔ آمین

راقم

کیرین فی اکبر ساول ڈیوڈ بپٹسٹ مشن ڈسپنسری دہلی

التماس ضروری

جناب من۔

ہم بمجبوری جذام خانہ سپاٹو کی امداد کے واسطے چندہ کی آپ سے التماس کرتے ہیں۔ کیونکہ امسال جذامیوں کا شمار گذشتہ برسوں سے کہیں زیادہ ہے۔ اور غلہ کی اس قدر گرانی ہے۔ دیگر اخراجات تو درکنار۔ اتنے لاچاروں کو خوراک ہی پہنچانا دشوار ہے۔ اور بازار میں بقال بغیر نقد روپیہ کے سودا نہیں دیتا *

اگر ایکاہ کے اندر احباب ہماری مندرجہ بالا کا جواب فیاضی سے نہ دینگے تو ہم مجبوراً چند جذامیوں کو جواب دیکر پہر ہیں جذام خانہ سے خارج کر دینگے۔ ہمیں یقین ہے کہ شاید سب لوگ اس بات سے واقف نہیں کہ اس جگہہ انگریزوں اور ہندوستانیوں دونوں کو جگہہ ملتی ہے۔ اور حال میں ایک مکان انگریز مریضوں کے رہنے کیواسطے تعمیر ہوا ہے اور اس پر بہت روپیہ صرف ہوا۔ اس طور پر خرچ اور ذمہ داری دونوں دو چند ہو گئے اب ہمکو روپیہ کی زیادہ ضرورت ہے۔ آپ اپنا چندہ یا تو [illegible]

بیداری ہندوستان کیلئے دعا کی تجویز

بیداری ہندوستان کے بارہ میں مضمونوں کا سلسلہ دینی اخبارات میں حال میں شایع ہوا ہے۔ ان تمام مضمونوں میں اس امر پر بار بار اور تاکیدی زور دیا گیا ہے کہ دعا کی بڑی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کی ضرورت کو ہندوستان ۔ برماہ اور سیلون کے اکثر مشنریوں نے معلوم کیا ہے *

بہت سے مشنریوں اور دیگر مسیحیوں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ بیداری ہندوستان کے لئے ایک خاص قومی دن دعا کا مخصوص کیا جاوے ۔ بعد صلاح اور مشورہ کے ۔ ۱۲ دسمبر اتوار کا روز اس غرض کے لئے مقرر کیا گیا ہے *

ہم تمام مسیحیوں سے عام اس سے کہ یورپین ہوں یا ہندوستانی ۔ کارندے ہوں یا نہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس دن کو خاص التجا کے لئے علیحدہ کریں تاکہ روح پاک اپنی بڑی قدرت سے مسیحیوں اور غیر مسیحیوں میں ظاہر ہو *

مشنری کانفرنسیں اور مسیحی جماعتیں اور اور مسیحی اس طریقہ کو بہت مفید پاینگے اگر وہ اس قسم کی کمیٹیاں اپنے میں مقرر کریں جو عام جلسوں کا بندوبست کریں اور ہندوستانی مسیحی جماعتوں میں اس دن کے ماننے کا وسیع رواج دیں ۔ کلکتہ کی مشنری کانفرنس نے اس تجویز کو دل سے منظور کیا ہے اور ایک کمیٹی مقرر کی ہے کہ ضروری کل انتظام کریں ۔

ذیل کے مضامین دعا کے لئے تجویز کئے گئے ہیں ۔ ان مضمونوں میں سے کسی پر زیادہ زور دینے کا موقع ہوگا یا اُن کی جگہہ دیگر مضامین بھی ٹھہرائے جا سکتے ہیں ۔

(۱) ہندوستان کی مسیحی کلیسیا ۔ قول و فعل کی موافقت (کنسسٹنسی) ۔ ایمانداری ۔ بر آوری کے لئے ۔

(۲) مشنری ایجنسی ۔ دانائی ۔ یگانگت ۔ طاقت کیلئے

(۳) مسیحی خدمتگذار ۔ ایمان ۔ دعا میں سرگرمی ۔ پاک روح کے لئے

(۴) ہندوستان کے بچوں کے لئے اور اُن ذریعوں کے لئے جو اُن میں کام کرنے کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں *

(۵) ہندوستان کے نوجوانوں ۔ خصوصاً طالب علموں کیلئے *

(۶) ہندوستان کی مستورات کے لئے ۔

(۷) اہل اسلام کے لئے ۔

(۸) ہندوستان میں یورپین کے لئے خصوصاً اسی ہزار گورہ سپاہیوں کے لئے *

(۹) اُن کے لئے جن کو اب تک کلام نہیں سنایا گیا *

(۱۰) بیداری ہندوستان کے لئے ۔ دعا کی روح کے لئے ۔ انتظاری کی روح کے لئے ۔ ریویل کی روح کے لئے ۔ خود انکاری کی روح کے لئے ۔ فتح کی روح کے لئے ۔ ان سب سے بڑھکر خدا کی روح کے حاصل کرنے کے لئے جو ان سب روحوں کا منبع ہے *

اس ملک کی کل مسیحی کلیسیا کی متفق اور بالایمان دعا کے دن کے نتیجوں کو خیال میں رکھکر کیا آپ اس دن یعنے اتوار دسمبر ۱۲ کو مخصوص نہ کرینگے تاکہ ہندوستان کی بیداری کے لئے خدا سے انتظاری کریں؟ *

دستخط

لکھنؤ کے بشپ صاحب ۔ الہ آباد ۔

بشپ جے ۔ ایم ۔ تھوبرن ۔ بمبئی

ٹی والکر ۔ پالم کوٹا ۔

ایس ستیا ناتھن ۔ مدراس ۔

رابرٹ ہیوم ۔ احمد نگر ۔

کے ۔ ایس ۔ میکڈانلڈ ۔ کلکتہ ۔

کے ۔ سی ۔ بینرجی ۔ کلکتہ ۔

جیکب چیمبرلین ۔ مدناپل ۔

ڈی ۔ ایل ۔ برٹن ۔ رنگون ۔

جے فرگوسن ۔ کولمبو ۔

پالسی نسبت سرحد

لارڈ جارج ہملٹن صاحب نے ایک تقریر مقام اکٹن میں کی ۔ اس تقریر میں اُنہوں نے کئی مرسلوں کے حوالے دیکر جو الزامات گورنمنٹ کے برخلاف لگائے جا رہے ہیں اُن کی زور سے تردید کی ۔ اُنہوں نے بیان کیا کہ کوئی عہد شکنی چترال کے ساتھ نہیں کی گئی ۔ اس تقریر میں اُنہوں نے لارڈ الگن کی پالسی کی داد دی ۔ بیان فرمایا کہ جو جو عمل درآمد اس معاملے میں ہوئے ہیں اُس میں ہوم گورنمنٹ نے بڑا حصہ لیا ہے ۔ اُنہوں نے یہہ بھی بیان کیا کہ ہمارا رشتہ روس کے ساتھ فی الحال دوستانہ ہے ۔ لارڈ موصوف نے کہا کہ نہ تو یہہ ہی مناسب ہے کہ ہم سرحد کے اُن علاقوں کو جہاں فساد ہو رہا ہے اپنے قبضہ میں لے آویں اور نہ ہی انکو بالکل چھوڑ دینا چاہئے مگر نہایت ہی ضروری ہے کہ ہمارا زور اور خیال اُن رستوں اور مقاموں پر مبذول ہووے جنکو قبضہ سے ہم اپنی ذمہ واریوں کو پورا کر سکیں اور ساتھ ہی عام اطاعت بھی حاصل کریں بغیر اس امر کے کہ ہم آئے دن اُن کے فرقائی معاملات میں دست اندازی کریں ۔ ان فرقوں سے قابل اطمینان رشتہ قائم کرنا نہایت ضروری ہے ۔ اخبار ٹائمس کا قول ہے کہ ہم کو افغانستان کے بڑے بڑے رستوں کو اپنے ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہئے کیونکہ اگر روس سے ناچاقی ہوئی تو ضروری ہوگا کہ دریا کابل تک ریل کی سڑک بنائی جاوے ۔ اگر اس وقت یہہ [illegible] *

ملکوں و شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن نومبر ۱۰- ضیافت خانہ گلڈ ہال میں لارڈ لینسڈون نے فوج میں ترقی کرنے کی دلیلیں پیش کیں- بیان کیا کہ یہہ ترقی فوجی شمار کو بڑہا دینے سے ہونی چاہئے اور فوجی ترتیب میں بھی ہونی چاہئے اور یہہ ترقی اُس درجہ تک ہونی چاہئے کہ جو ہماری مملکت کی خاص اور ترقی پذیر ضروریات کے مناسب ہو +

سدا نومبر ۱۰- کپور تھلا انفنٹری کی پکیٹ کے نقصان کی نسبت مزید خبر دیجاتی ہے کہ کپور تھلہ انفنٹری نزدیک کے راستہ سے پہاڑی پر سے اُترتے ہوئے ایک نالہ میں چلی گئی جس میں گھاس اور درختوں میں آگ لگی ہوئی تھی جس کے باعث وہ پیچھے کو ہٹ نہ سکی- چمکنی لشکر نے اُن کی اس مشکل حالت کو دیکھ کر پہاڑیوں پر چڑھکر اُن کے سروں پر پتھر ڈھکیلنے شروع کر دیئے ان کو تمام طرف سے گھیر لیا اور آخر ش سب کو گولیوں سے مار ڈالا- یہہ سکھ جوانمردی سے لڑتے رہے اور اُنہوں نے منجملہ اوروں کے اس لشکر کے دو نامی سرغنوں کو قتل کیا +

بمبئی نومبر ۱۱- ۱۰ نومبر کو بمبئی میں ۱۴ واردا تیں اور ۹ فوتیاں وبا سے ہوئیں +

بمبئی نومبر ۱۱- اخبار پرتودہ ستارہ کے مالک اور چھاپنے والے کی مقدمہ کی اپیل کی شنوائی اگلے بدہ پر چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس پارسنس اور رینیڈ کی پیٹھی میں رکھی گئی ہے +

کوہاٹ نومبر ۱۲- مستوزئی اور چمکنی لشکر تا حال وادی خرمانہ پر قابض ہیں اگرچہ مستوزئی جرگہ جنرل لوکھارٹ کے کیمپ میں حاضر ہے +

قریباً تمام اورکزئی اور آفریدی جرگوں نے ہماری سرکار کے شرائط سن لئے ہیں +

شملہ نومبر ۱۳- حضور ملکہ معظمہ نے وائسرائے کے پاس تیراہ کی فوج میں جانوں کے نقصان کا حال سُنکر اپنا رنج ظاہر کیا ہے اور انگریزی اور ہندوستانی فوج کی بہادری کی داد دی ہے +

حضور ممدوحہ خصوصاً کپورتھلہ کی انفنٹری کے نقصان کیلئے سخت رنج ظاہر کرتی ہیں +

سدا نومبر ۱۳- چمکنی اور مستوزئی لشکر کہتے ہیں کہ ابتک خرمانہ کی وادی میں ہے اور اُن کا شمار ۳۰۰۰ ہے- اُن کے ساتھ کار خیل اور کوکی خیل آفریدی بھی شامل ہیں وہ اپنی جگہہ پر دن رات بنے رہتے ہیں اُن کی عورتیں کھانا لے آتی ہیں +

لنڈن نومبر ۱۴- لارڈ رے نے مقام برسٹل کی ایک ضیافت میں تقریر کی اور کہا کہ ہندوستان کی سرحدی حکمت عملی کی نسبت ہوم گورنمنٹ سے فیصلہ کیا جاویگا نہ کہ لارڈ ایلگن سے +

اُس نے کہا کہ لبرل پارٹی لارڈ جارج ہملٹن کی کسی حکمت عملی کی نسبت جو وہ سڑکوں کے کھولنے اور آمدورفت کے جاری کرنے میں عمل میں لاوینگے دل سے اتفاق کرینگے بشرطیکہ یہہ عمل بغیر جنگ کے ہو جس سے ان فرقوں کی دشمنی دوبارہ چمکیگی +

لنڈن نومبر ۱۳- روس نے سلطان روم کو اطلاع دی ہے کہ اگر کوئی حصہ یونان کے تاوان جنگ کا جو مہیا کرنے میں صرف کیا جاویگا تو وہ روس روم کے جنگ کے تاوان کا وہ روپیہ جو ادا نہیں کیا گیا طلب کریگا +

یقین ہے کہ اس سے روس کا مطلب یہہ ہے کہ ٹرکی کو جنگی بیڑے کے ازسرِنو تیار کرنے سے باز رکھے +

شملہ نومبر ۱۳- جنرل لوکھارٹ کے پاس تیراہ اور اورکزئی کے تمام جرگے ۱۲ ماہ حال کو حاضر ہوئے جن کو ذیل کے شرائط سنائے گئے +

باضابطہ گورنمنٹ کی اطاعت- تمام رفلوں اور گورنمنٹ کی ملکیت جو لوٹی گئی اُس کا واپس کیا جانا ۵۰۰ رفل اور ۳۰۰۰۰ تیس ہزار روپیہ کا جرمانہ اور اُس وقت تک کہ جب تک یہہ شرائط پورے نہ کئے جاویں کفیلوں کا دینا- یہہ بھی سنایا کہ جو نقصان مکانات کا کیا گیا ہے اُس کا معاوضہ بعد میں جب کہ آئندہ کے لئے فرقانی رشتہ قائم کیا جاویگا سوچا جاویگا- دو ہفتہ ان شرائط پر عمل کرنے کے لئے دیئے گئے ہیں +

جرگوں نے پولیٹکل افسر کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد اپنی رضامندی ظاہر کی کہ کُل مطالبہ فرقہ گرا اور فرقہ سپل میں نصفا نصفی کیا جاوے- اور باقی آپس میں حصہ کرنے کے لئے ہم خود فیصلہ کرینگے- اکا خیل آفریدی کا جرگہ کل پہنچا ہے +

لنڈن نومبر ۱۵- تیلک کی درخواست دربارہ اجازت اپیل ۱۹ تاریخ کو پروی کونسل میں سُنی جاویگی مسٹر اسکوتھ اُس کے وکیل ہونگے +

شملہ نومبر ۱۶- مدا خیل کا جرگہ ۱۴ تاریخ کو سپیل خیل میں آیا- جنرل برڈ نے اُن کی اطاعت مندرجہ ذیل شرطوں پر منظور کی- باقی ماندہ آدمیوں کا حوالہ کرنا- جو رفل اور ملکیت مقام میزر میں لوٹی گئیں اُن کا واپس کرنا- جو ملکیت واپس نہ ہو اُس کی پوری قیمت کی ادائگی- دس ہزار روپیہ کا جرمانہ کی ادائگی- ۲۰۰ کفیلوں کا حوالہ کرنا +

کلکتہ نومبر ۱۵- اخبار انگلشمین پیش کرتا ہے کہ جو روپیہ امداد قحط کا بچ رہا ہے اُس میں سے اُن مصیبت زدوں کی مدد کرنی چاہئے جو چٹا گانگ کے طوفان سے نقصان اُٹھا چکے ہیں +

مضامین مفید المبتدئین

پیوند لگا ہوا کرتا

اتوار کے ماننے کی بابت ایک گفتگو

ٹام سمتھ اور جان جونس نامی دو انگریزی کاریگر تھے جو کسی کارخانے میں نوکر تھے۔ ایک روز اتفاقاً کہیں ساتھ ساتھ جاتے تھے جان جونس نے اپنے مصاحب سے کہا کہ اے ٹام تم جانتے ہو کہ لوگ تمہارا کیا نام رکھتے ہیں اُس نے کہا نہیں تم بتلاؤ کیا نام رکھتے ہیں +

جان جونس بولا کہ کل ایک آدمی مجھسے تمہاری بابت کچھ کہا چاہتا تھا لیکن تمہارا نام اُس کو یاد نہیں تھا یا شاید کہ وہ تمہارا نام نہیں جانتا تھا کیونکہ اُس کی یہاں نئی بھرتی ہوئی ہے سو اُس نے تمہارا یہہ نام رکھا ہے کہ وہ شخص جو پیوند لگا ہوا کرتا پہنتا ہے۔ ٹام یہہ سنکر مسکرایا لیکن کچھ کہا نہیں +

جان جونس پھر بولا کہ میں سمجھ گیا کہ یہہ کہکے وہ تمہارا اشارہ کرتا تھا کیونکہ جبسے میں نے تمکو جانا ہے ہمیشہ دیکھتا ہوں کہ تمہارے اتوار والے کرتے میں پیوند لگا رہتا ہے پس اس کا کیا سبب ہے وہ بولا کہ اے جان اگر تم جانا چاہتے ہو تو میں تم سے اُس پیوند کا حال بیان کروں شاید کہ اس سے پہلے میں نے کسی سے اس کا سبب بیان نہیں کیا۔ لیکن تاہم میں اس حال کی نسبت اکثر خیال کیا کرتا ہوں +

جان بولا کہ اچھا بیان کرو +

ٹام نے جواب دیا کہ تم جانتے ہو کہ ہم غریب لوگ اتوار کے پہننے کے لئے ہر سال نئے نئے بانات کے کرتے مول نہیں لے سکتے ہیں البتہ سات آٹھ برس سے یہہ کرتا میرا تعلقی کپڑا ہوا ہے قریب آٹھ برس کے ہوئے جب سے میں نے اس کرتے کو لیا ہے کیونکہ اتنے برس میری شادی کو ہوئے میری جورو اور میں شادی کے پیشتر سو دونوں نے خدا کی خدمت اختیار کی تھی چنانچہ جب شادی ہوئی تو ہم دونوں کا یہہ مصمم ارادہ تھا کہ ایک ساتھ خدا کی بندگی اور فرمانبرداری کیا کرینگے لیکن اُس وقت ہم دونوں نو مرید تھے اور ایسے پختہ نہ تھے جیسا کہ چاہئے لیکن ایک بات تھی کہ ہم دونوں یہہ خواہش رکھتے تھے کہ اتوار کے دن کو پاک رکھیں گے چنانچہ برابر اتوار کے گرجے میں جانے لگے اور ان دنوں میں میں گواہی دے سکتا ہوں کہ ہفتہ کے دنوں میں اتوار ہمکو سب سے زیادہ عزیز تھا شاید کہ ہمارا قصہ سُنکے تم ایسا نہ سمجھوگے تو بھی یہہ بات ٹھیک ہے +

ان دنوں میں اُسی کارخانہ میں ایک کاریگر تھا جو بڑا خوش مزاج اور ہر دل عزیز شخص تھا لیکن تاہم اُس میں دینداری بہت کم تھی تو بھی ہم اور وہ بڑے دوست ہو گئے کیونکہ اور نوکروں کے موافق وہ نہ شراب پیتا اور نہ تکراری تھا اور اسی سے میں اُس کی صحبت کو زیادہ پسند کرتا تھا ایک سنیچر کو وہ میرے پاس ایک اشتہار لایا اور مجھے دکھلا کے کہا کہ کل یہاں سے ایک ریل گاڑی جائیگی اور جو کوئی ڈیڑھ روپیہ دیگا وہ اس پر سوار ہو کے سمندر کے پاس جائیگا اور شام کو لوٹ آئیگا اور اگر تم اور تمہاری بیوی ساتھ چلوگے تو میں اور میری بیوی کل جائینگے +

میں نے اُس سے کہا کہ ہم لوگ اتوار کے دن کو اس طرح پر کھیل تماشوں میں نہیں صرف کرتے کیونکہ خدا نے اُس کو دینی کاموں کے لئے خاص کیا ہے +

وہ بولا کہ اگر اس میں کچھ قصور ہوتا تو میں بھی نہ جاتا لیکن ایک روز اس جگہ کے دیکھنے میں اور سمندر کے کنارے دل بہلانے میں کون سی قباحت ہوگی وہاں بھی گرجا گھر بنا ہے اگر چاہیں تو وہاں جاسکیں گے اور نہیں تو سمندر کے کنارے بیٹھ کے چپ چاپ بڑے چین و آرام کے ساتھ دن کاٹینگے ہمارا کچھ بھی نقصان نہ ہوگا بلکہ ہر طرح سے فائدہ ہوگا +

اس طرح سے اُس نے مجھ کو بہت بہکا کے سمجھایا یہاں تک کہ میں نے جانے کا وعدہ کیا وہ اتوار بہت خوش نما دن تھا تو بھی میں نے نہ میری جورو نے اُس کی خوبی پر کچھ خیال کیا مکان چھوڑ کے جب اسٹیشن پر پہنچے تو میرا مصاحب اور اُس کی جورو وہاں موجود تھے اور ایسی بھیڑ لگی تھی کہ جس کا میں کچھ بیان نہیں کر سکتا اُس نے کہا تھا کہ چپ چاپ دن کاٹینگے لیکن وہاں نہ خاموشی نہ آرام کا نام و نشاں تھا اور اگرچہ اتوار تھا لیکن اتوار کا آرام نظر نہ آیا بلکہ بڑا غل شور ہو رہا تھا کوئی کسی کو ڈھکیلتا اور کوئی چلاتا اور کوئی ہنستا اور کوئی جھگڑتا تھا اور ہر طرف سے بڑا ہلڑ مچا تھا میں نے اپنی جورو سے کہا کہ یہاں کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا چلکے ریل گاڑی کے اندر بیٹھا چاہئے لیکن یہہ آسان نہ تھا کیونکہ تمام بھیڑ کی بھی یہی خواہش تھی اتنے میں دروازہ کھولا گیا اور تمام بھیڑ نے ڈھکیلتے ڈھکیلتے اُس میں داخل ہونے کی کوشش کی اور سبھوں کے بیچ میں ڈھیلکر اور دھکے کھا کر اور بڑی سرگرمی اور ہڑبڑاہٹ کے ساتھ ہم وہاں پہنچے جہاں کہ گاڑیاں ٹھہرتی تھیں وہاں یہہ کرتا پھٹ گیا کیونکہ دروازے کے پاس دیوار کا ایک کونا تھا بھیڑ نے مجھ کو اُس کونے میں دبا دیا اور وہاں دیوار میں ایک بڑی کیل لگی ہوئی تھی میں نے اُس کو نہ دیکھا اور اگر دیکھتا تو بھی اُس سے نہ بچ سکتا کیونکہ بھیڑ کے سبب سے لاچار تھا یکایک میں نے کچھ پھٹنے کی آواز سُنی اور میری بیوی چلائی کہ خبردار ہو جاؤ اور جب دیکھا تو بائیں کاندھے سے لے کر بہت دور تک ایک کھونچ لگ گئی تھی اور ایک آستین لٹک پڑی تھی کرتے کے نئے ہونے کے سبب سے میں غمزدہ ہوا اور جسقدر جلدی ہو سکے ہم بھیڑ سے الگ نکل آئے میری بیوی کو ایسا رنج ہوا کہ مشکل سے رونے کو روک سکی لیکن کیا کریں ایسا پھٹا کرتا پہنکے ہم سفر نہ چل سکتے تھے +

لہذا فوراً وہاں سے لوٹنا پڑا میں نے کچھ خیال نہ کیا کہ

میرا صاحب کہاں ہے اور نہ یہہ کہ وہ لوٹتا ہے یا نہیں۔ میں نے کہا کہ ای بیوی گھر کو لوٹ چلنا چاہئے اور بس لوٹ پڑا تھا میں جانتا ہوں کہ چلتے ہوئے نہ میں نے کچھ کہا نہ اُس نے راہ میں لوگ میرے کُرتے کو دیکھکر ہنستے اور دل لگی کرتے تھے اور میں بہت شرمندہ تھا اور جب گھر پہنچے اندر گیا اور دروازے کو بند کیا تو میں بہت ہی خوش ہوا اور ہم دونوں میاں بیوی نے خدا کا شکر کیا کہ اُس حال سے بچ نکلے +

ہم دونوں اپنے دلوں میں سمجھتے تھے کہ وہ کام بُرا تھا اور یہہ کہ اِس طرح سے کوئی شخص خداوند کے دن کو پاک نہیں رکھ سکتا ہے۔ اب میں جانتا ہوں کہ اُس روز ایسی نصیحت حاصل ہوئی جو تمام عمر یاد رہیگی۔ چنانچہ جب کبھی اُس کُرتے کو پھٹا دیکھتا ہوں تو اُس روز کو یاد کرتا ہوں۔ کُرتے کا پھٹنا میرے حق میں بہت فائدہ مند ہوا۔ میں یہہ خیال کرتا ہوں کہ خدا ہی نے مجھ کو اِس طرح سے روک لیا اور اُس وقت سے آج تک ہم لوگوں نے اتوار کو کھیل تماشوں میں کبھی صرف نہیں کیا اور اگر خدا مدد کرے تو ہم کبھی نہ کرینگے۔

سوائی جان میرے اِس پیوند کا یہہ قصہ ہے اور سچ تو یہہ ہے کہ اِس پیوند لگے ہوئے کُرتے کو میں نئے سے بدلنا نہیں چاہتا۔ وہ میرے دل میں حلم اور شکر گذاری پیدا کرتا ہے اور کسی نہ کسی طرح سے خدا کی فرمانبرداری کرنے میں میری مدد کرتا ہے +

اے پڑھنے والو اِس پیوند کے قصے کو چھوٹی بات جانکر ناچیز نہ سمجھو۔ ٹام سمتھ نے سمجھا کہ ایسی چھوٹی چیز کے وسیلے سے خدا نے اُس کو بدی کی راہ سے پھیر لیا۔ کیا اُس نے یہہ ٹھیک نہیں سمجھا اور کیا اُس کے لئے یہہ اچھی بات نہ تھی کہ وہ کسی طرح سے گناہ سے روکا جائے۔ اگر اِس اتوار کو دل بہلانے کے لئے باہر جاتا تو شاید دوسرے وقت پھر اور کیا معلوم کہ جب اُس کی عادت پڑ جاتی تو شاید خدا کی خدمت کرنا اور اُس کی بندگی کو یاد رکھنا بالکل چھوڑ دیتا۔ کیا اگر کُرتے کے پھاڑے جانے سے وہ برگشتگی کی راہ سے پھرایا گیا تو اُس کے لئے اچھا نہ ہوا اور کیا جب کسی چھوٹی بات کے وسیلے سے خدا ہمکو گناہ کی راہ سے بچاتا ہے تو اُس کا شکر گذار نہ ہونا چاہئے

اے پڑھنے والو کیا تمہارے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو اِس کاریگر کے پیوند کے موافق تمہیں کسی گناہ کی بابت یا بدی کی راہ سے روکے جانے کی بابت یاد دلاتی ہے کیا تم کبھی ایسی جگہہ کے پاس جاتے ہو جہاں تم نے گناہ کیا یا کیا چاہتے تھے اور خدا نے تمکو روکا کیا تم کبھی ایسے لوگوں سے ملتے ہو جو بدی کرنے میں تمہارے ساتھی تھے یا جن کے ساتھ تم امتحان میں پڑ گئے تھے۔ اے پیارو یہہ چیزیں جو ہم کو ہمارے گناہوں یا امتحانوں کی بابت یاد دلاتی ہیں ہمارے واسطے مفید ہیں۔ شاید جب آسمان کی خوشی میں پہنچیں تب ہم یاد کرینگے کہ فلانے وسیلے سے خدا نے ہماری رہائی کی پس اگر اُس وقت ان مددوں اور وسیلوں کو یاد کریں تو کتنا زیادہ ابھی اُنہیں یاد کرنا فرض ہے کیونکہ آسمانی آرام میں پہنچکے ہمکو پھر اِن باتوں کی آگاہی یا مدد کی حاجت نہ ہوگی لیکن ابھی تو ہر روز اُن کی حاجت رہتی ہے ٹام کا کُرتا اُس کے واسطے ہوشیاری کا وسیلہ ہوا اور شاید ہم کو بھی ایسے وسیلے ہوں اگر اُن سے غافل نہ رہیں +

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ اول +

دیکھ اے خداوند میں اپنا آدھا مال غریبوں کو دیتا ہوں اور اگر کسی کا کچھ دغا بازی سے لیا ہے تو چوگنا دیتا ہوں" خداوند نے اُس کو ملامت نہیں کی بلکہ اُس سے کہا کہ آج اِس گھر میں نجات آئی کیونکہ یہہ بھی ابراہام کا فرزند ہے" +

(۴) فی الحقیقت سچی حلیمی کی روح کا پیدا ہو جانا۔ سچی توبہ مغروری کے سارے لباس کو اُتار دیتی ہے اور حلیمی اور خاکساری کا لباس پہنا دیتی ہے مغروری خدا کی نگاہ میں بڑا بھاری گناہ ہے وہ توبہ جو نجات کے لئے ہے وہ مغروری کو نکال دیتی ہے کوئی شخص چوری کرنے سے توبہ نہیں کر سکتا جب تک چوری کی چیزوں کو اپنے پاس رکھتا ہے اسی طرح سے کوئی شخص مغروری سے توبہ نہیں کر سکتا اگر اُن ساری چیزوں کو کہ جن سے مغروری پیدا ہوتی ہے یا جو مغروری کے نشان ہیں اپنے سے الگ نہ کر دیوے۔ افسوس کتنے ہیں کہ جو کہتے ہیں کہ ہمنے توبہ کی ہے اور خدا کی طرف پھرے ہیں مگر فیشن وغیرہ ایسی چیزوں کو اپنے پاس رکھتے ہیں کہ جو مغروری کی علامتیں ہیں +

پادری اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ اڈیٹر و منیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا +